((فَمَنْ عَادَ فَصَنَعَ شَيْئاً مِنْ ذَالِكَ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ)) (مسند احمد، ج ۱، ص ۱۳۸)

''جس نے دوبارہ ان کاموں میں سے کوئی بھی کیا، اس نے شریعتِ مصطفیٰ ﷺ سے کفر کیا۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وصیّت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جنہیں یہ شرف حاصل ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زبانِ مبارک سے نکلنے والی سب سے زیادہ احادیث انھوں نے روایت کی ہیں۔ اپنی وفات سے پہلے انھوں نے یہ وصیت فرمائی تھی:

[لَا تَضْرِبُوْا عَلَيَّ فُسْطَاطاً] (بحوالہ عینی شرح بخاری)

''میری قبر پر خیمہ نصب نہ کرنا۔''

قبہ، گنبد یا عمارت تو بڑی بات ہے۔ وہ خیمہ تک سے روک گئے تھے کیونکہ وہ شریعتِ مصطفیٰ ﷺ کے قریبی واقف تھے۔ اور ان امور کے متعلق تعلیماتِ رسول اللہ ﷺ بخوبی جاننے والے تھے۔

آئمہ اربعہ کا فتویٰ:

آج دنیا بھر کے مسلمانوں میں عموماً چار مَسلک مروّج و معمول بہ ہیں۔ ان میں سے بھی مذکورہ بدعات کا زور امام ابوحنیفہؒ کے مقلدّین میں ہے۔ جبکہ خود امام صاحبؒ فرماتے ہیں:

[عَنْ اَبِىْ حَنِيْفَةَ اَنَّه، قَالَ لَا يُجَصَّصُ الْقَبَرُ وَلَا يُتَطَيَّنُ وَلَا يُرْفَعُ عَلَيْهِ بِنَاءٌ] (بحوالہ فتاویٰ قاضی خان)

''امام ابوحنیفہؒ سے منقول ہے کہ قبر کو چونا گچ نہ کیا جائے، نہ اسے لیپا جائے اور نہ ہی اس پر عمارت بنائی جائے۔''

دوسری جگہ ان سے منقول ہے:

[یُکْرَہ' اَنْ یُّبْنیٰ عَلَیْہِ بِنَآءٌ مِنْ بَیْتٍ اَوْقُبَّۃٍ اَوْنَحْوَ ذَالِکَ]

''قبر پر عمارت، گنبد یا دوسری کوئی چیز بنانا مکروہ ہے۔''

امام صاحب کے شاگردِ رشید امام محمدؒ نے اپنے استادِ گرامی کا ارشاد یوں نقل کیا ہے:

''قبروں سے نکلی ہوئی مٹی کے ساتھ مزید مٹی ملا کر ڈالنا ٹھیک نہیں اور قبر کو گچ کرنا، لیپنا، اس کے پاس کوئی مسجد یا دوسرا نشان (کتبہ وغیرہ) بنانا، اس پر لکھنا یا قبر کو پختہ کرنا یہ سب مکروہ ہے۔''

(کتاب الآثار امام محمد، ص ۴۹)

اسی طرح شرح الیاس، جامع الرموز اور مستخلص میں بھی امام صاحب سے قبر پر قبے، کمرے یا دیگر کسی بھی شکل کی عمارت کا مکروہ ہونا ثابت ہے۔ فتاویٰ قاضی خان میں لکھا ہے:

''امام ابوحنیفہؒ سے مروی ہے کہ قبر کو لیپا، پوچا اور چونا نہ کیا جائے۔ اور نہ ہی اس پر کوئی عمارت بنائی جائے۔''

امام نوویؒ صحیح مسلم کی شرح میں امام شافعیؒ سے نقل کرتے ہیں:

[قَالَ الشَّافِعِیُّ فِی الْاُمِّ :رَاَیْتُ الْاَئِمَّۃَ بِمَکَّۃَ یَاْ مُرُوْنَ بِھَدْمِ مَا یُبْنیٰ (عَلَی الْقَبْرِ) ویُؤَیِّدُ الْھَدْمَ قَوْلُہٗ ﷺ:(وَلَاقَبْراً مُّشْرِفاً اِلَّا سَوَّیْتَہ')]

(شرح مسلم للنووی، ج۲، ص ۳۴۵)

''امام شافعیؒ نے اپنی کتاب ''اَلْاُمْ'' میں کہا ہے کہ میں نے مکہ مکرّمہ میں کئی آئمہ کو دیکھا ہے جو قبر پر بنی عمارت کو گرانے کا حکم دیتے تھے اور گرانے کی تائید رسول اللہ ﷺ کے فرمان کا یہ جملہ بھی کرتا ہے: (آپ جو بلند و بالا قبر دیکھیں اُسے گرا کر برابر کر دیں)۔''

امام ابوحنیفہؒ کا نظریہ بیان کرتے ہوئے دوسرے آئمہ کے فرمودات کو صاحبِ شرح منیہ

نے یوں لکھا ہے:

[یُکْرَہُ تَجْصِیْصُ الْقَبْرِ وَ تَطْیِیْبُہٗ وَبِہٖ قَالَ الْاَئِمَّۃُ الثَّلَاثَۃُ لِمَا قَالَ جَابِرٌ (نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقَبْرُ)]

(کبیری شرح منیه، ص ۵۵۳)

''قبر کو چونا گچ کرنا اور لیپنا مکروہ ہے اور دوسرے تینوں اماموں (امام مالک، شافعی اور احمد بن حنبل رحمہم اللہ) نے بھی اُس حدیثِ جابر رضی اللہ عنہ کی رو سے یہی کہا ہے، جسمیں ہے: ''نبی ﷺ نے قبر کو چونا گچ کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

پیر جیلانیؒ کا ارشاد:

معروف پیر شیخ عبدلقادر جیلانیؒ جن کے نام کی گیارہویں یہی دوست بڑے جوش وجذبہ، عقیدت وحترام اور استواری واہتمام سے دیتے ہیں، وہ اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''غنیۃ الطالبین'' میں فرماتے ہیں:

[وَیُرْفَعُ الْقَبْرُ مِنَ الْاَرْضِ قَدْرَ شِبْرٍ وَ یُسَنُّ تَسْنِیْمُ الْقَبْرِ دُوْنَ تَسْطِیْحِہٖ وَاِنْ جُصِّصَ کُرِہَ] (غنیۃ الطالبین)

''قبر کو زمین سے صرف ایک بالشت بلند کیا جائے اور اوپر سے کوہان کی مانند گول ہو نہ کہ چپٹی و مسطح۔ اور اگر اسے چونا گچ کیا گیا تو یہ مکروہ ہے۔''

شاہ وَلی اللہ محدّث دہلویؒ کا نظریہ:

شاہ صاحب ''کتاب الابرار'' سے حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

[مصنف کتاب الابرار در فصل بیان عدم جواز نماز نزد قبور ونفی استمداد و استعانت از اہل قبور و منع چراغاں وروشنی شموع برائے قبور آوردہ می نویسند]

''کتاب الابرار کے مصنف قبروں کے پاس نماز پڑھنے' قبر والوں سے امداد مانگنے کے جائز نہ ہونے' قبروں پر چراغاں کرنے اور شمعیں جلانے کی ممانعت کے بیان والی فصل میں لکھتے ہیں۔''

[وَالْوَاجِبُ هَدْمُ ذَالِکَ کُلِّهٖ وَمَحْوُاَثَرِهٖ کَمَا اَنَّ عُمَرَ بَلَغَهٗ اَنَّ النَّاسَ یَتَنَاوَبُوْنَ الشَّجَرَةَ الَّتِیْ بُوْیِعَ تَحْتَهَا بِالنَّبِیِّ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَرْسَلَ اِلَیْهَا فَقَطَعَهَا وَفِی رِوَایَةٍ: فَاسْتَاْصَلَهَا]

(بلاغ المبین،ص ۸–۹)

''ان تمام غیر شرعی تجاوزات کو مٹانا اور ان کا نام ونشان تک ختم کر دینا واجب ہے: جس طرح حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ کو جب خبر ملی کہ لوگ اُس درخت کی طرف بڑی عقیدت سے جا رہے ہیں جس کے نیچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی گئی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آدمی بھیجا جس نے اسے کاٹ دیا۔''

اور ایک روایت میں ہے: ''اسے جڑ سے اکھاڑ دیا۔''

اس واقعہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی باریک بینی اور دُور اندیشی کی شعاعیں پھوٹ پھوٹ کر دلِ مومن کو منور کرتی ہیں۔ وہ اس نتیجہ پر کتنی جلدی پہنچ گئے تھے کہ اگر یہ درخت قائم رہا تو یہ شرک کا گڑھا اور مرجعِ خلائق بن جائے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے بارے میں یوں ہی تو نہیں فرمایا تھا:

﴿لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیًّا لَکَانَ عُمَرُ﴾ [۱۹]

''اگر میرے بعد کسی کو نبی بنایا جاتا تو وہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہوتے۔''

---

[۱۹] بخاری، کتاب الادب: ۱۰۹، ترمذی، کتاب المناقب: ۱۷، مسند احمد ۴/۱۵۴، ۳۵۴

ابن حجر مکّی کا قول:

اسی طرح ہی ان بدعات کی سختی سے مخالفت کرتے ہوئے علاّمہ ابن حجر ہیتمی مکیؒ فرماتے ہیں:

[وَتَجِبُ الْمُبَادَرَةُ لِهَدْمِهَا وَهَدْمِ الْقُبَابِ الَّتِیْ عَلَی الْقُبُوْرِ اِذْهِیَ اَضَرُّ مِنْ مَسْجِدِ الضِّرَارِ لِاَنَّهَا اُسِّسَتْ عَلٰی مَعْصِیَةِ الرَّسُوْلِ لِاَنَّه' نَهٰی عَنْ ذَالِکَ وَاَمَرَبِهَدْمِ الْقُبُوْرِ الْمُشْرِفَةِ وَيَجِبُ اِزَالَةُ كُلِّ قِنْدِيْلٍ وَسِرَاجٍ عَلٰی قَبْرٍ وَلَا يَصِحُّ وَقْفُه' وَلَا نَذْرُه']

(کتاب الزواجرعن اقتراف الکبائر،ص ۱۶۳)

''ان تجاوزات اور قبروں پر بنائے گئے قبّوں کو گرانا واجب ہے،کیونکہ یہ مسجدِ ضرار سے بھی زیادہ مُضرّ اور عقیدتاً نقصان دہ ہیں۔کیونکہ یہ نبی ﷺ کی نافرمانی کرکے بنائے گئے ہیں۔آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور بلند قبروں کو گرانے کا حکم دیا تھا۔اور قبروں سے قندیلوں اور چراغوں کا ہٹانا بھی واجب ہے۔اور کسی قبر کے نام املاک وقف کرنا اور نذر ماننا صحیح نہیں۔''

ملاّ علی قاری حنفیؒ کا عقیدہ:

نامور حنفی عالم ملاّ علی قاریؒ مشکوٰۃ کی شرح المرقاۃ میں لکھتے ہیں:

[قَالَ الْعُلَمَاءُ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُّرْفَعَ الْقَبْرُ قَدْرَ الشِّبْرِ وَيُكْرَهُ فَوْقَ ذَالِکَ وَيَسْتَحِبُّ الْهَدْمُ] (مرقاۃ شرح مشکوۃ)

''علماء نے کہا ہے کہ قبر ایک بالشت تک بلند کرنا مستحب ہے اور اس سے اُونچی کرنا مکروہ اور اسکو گرانا مستحب ہے۔''

اور اسی شرح کی دوسری جلد ص ۳۷۶ پر فرماتے ہیں:

[يَجِبَ الْهَدْمُ وَاِنْ كَانَ مَسْجِداً]

''قبر پر تعمیر شدہ عمارت کا گرانا واجب ہے، چاہے وہ مسجد ہی کیوں نہ ہو۔''



کُتُبِ فقہ کی آراء

اب بعض دیگر کتبِ فقہ حنفیہ کو مطالعہ کی میز پر لاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ان مروّجہ بدعات کے متعلق ان کی کیا رائے ہے:

① **[اَلْقُبَابُ الَّتِیْ بُنِيَتْ عَلٰی الْقُبُوْرِ يَجِبُ هَدْمُهَا]**

(مجالس الابرار)

''قبروں پر بنائے گئے قبّوں یا گنبدوں کو گرانا واجب ہے۔''

② **[لَا اْلاٰجُرَوَالْخَشَبَ وَيُكْرَهُ اَنْ يُّزَادَ عَلٰی التُّرَابِ الَّذِیْ اُخْرِجَ مِنَ الْقَبْرِوَ يُسَنَّمُ الْقَبَرُ قَدْ رَالشِّبْرِوَلَا يُرَبَّعُ وَلَا يُجَصَّصُ وَيُكْرَهُ اَنْ يُّبْنٰی عَلَی الْقَبْرِ]** **(فتاوی عالمگیری، ج ا، ص ۱۰۶)**

''قبر پر اینٹ یا لکڑی استعمال نہ کیجائے، اور قبر کے اندر سے نکلی ہوئی مٹی کے علاوہ اس پر زائد مٹی ڈالنا مکروہ ہے، اور قبر کوہان دار بالشت بھر ہو۔ اسے مربع شکل میں نہ بنایا جائے، نہ چونا گچ کیا جائے، اور اس پر کوئی عمارت بنانا بھی مکروہ ہے۔''

③ **[وَتُكْرَهُ الزِّيَادَةُ عَلَيْهِ لِاَنَّه' بِمَنْزِلَةِ الْبِنَاءِ]** **(درّمختار)**

''قبر پر اس سے نکالی گئی مٹی کے ساتھ اضافی مٹی شامل کرنا مکروہ ہے، کیونکہ یہ فعل عمارت میں شمار ہوگا۔''

④ [یُکْرَہُ الْاٰجُرُوَالْخَشَبُ وَلَایُسَطَّحُ اَیْ لَا یُرَبَّعُ]

(ھدایہ)

''قبر پر اینٹ اور لکڑی کا استعمال مکروہ ہے اور اُسے چورس نہ بنایا جائے۔''

⑤ [یُکْرَہُ الْاٰجُرُوَالْخَشَبُ وَ یُھَالُ التُّرَابُ وَیُسَنَّمُ الْقَبْرُوَلَا یُسَطَّحُ] (شرح الوقایہ)

''اینٹ اور لکڑی کا استعمال مکروہ ہے صرف وہی مٹی ڈالی جائے جو قبر سے نکلی ہو، قبر کو کوہان دار بنایا جائے۔ چوکونہ مربع شکل میں نہ ہو۔''

⑥ [یُکْرَہُ الْاٰجُرُوَالْخَشَبُ] (جوہر نیّرہ شرح قدوری)

''اینٹ اور لکڑی کا استعمال مکروہ ہے۔''

⑦ [یُکْرَہُ تَطْیِیْنُ الْقُبُوْرِ وَتَجْصِیْصُھَا وَالْبِنَاءُ عَلَیْھَا وَالْکِتَابَۃُ عَلَیْھَا] (جوہر نیّرہ شرح قدوری)

''قبروں کو لیپنا، پوچنا، چونا گچ کرنا، ان پر عمارت بنانا اور کتبے لکھنا مکروہ ہے۔''

⑧ [لَا الْاٰجُرَوَ الْخَشَبَ وَیُھَالُ التُّرَابُ وَیُسَنَّمُ الْقَبْرُوَلَایُرَبَّعُ وَلَا یُجَصَّصُ] (کنز الدقائق)

''اینٹ اور لکڑی استعمال نہ کی جائے اور اصل مٹی ڈال کر اُسے کوہان نما کر دیا جائے، اُسے مربع شکل نہ بنائیں نہ چونا گچ کریں۔''

⑨ [کُرِہَ اَنْ یُّکْتَبَ عَلَیْہِ وَیُبْنیٰ عَلَیْہِ بِنَاءً وَ یُنَقَّشُ وَ یُصْبَغُ وَ یُرْ فَعُ وَ یُجَصَّصُ] (جامع الرموز)

''قبروں پر کتبے لکھنا، عمارت بنانا، نقش و نگار کرنا، روشنی کرنا، بالشت

سے اونچا کرنا اور چونا کرنا مکروہ ہے۔''

⑩ [تُكْرَهُ الزِّيَادَةُ لِمَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: (نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ: وَاَنْ يُّزَادَ عَلَيْهِ)] (الحلیه لا بی نعیم وردالمحتار)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی صحیح مسلم والی حدیث کہ ('' رسول اللہ ﷺ نے قبرکو چونا گچ کرنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع کیا ہے۔'') اِس کی رو سے قبر پر مٹی وغیرہ کی زیادتی کرنا ممنوع ہے۔ اور ابوداوَد کی حدیث میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ: ('' قبر پر اصل سے زیادہ مٹی نہ ڈالیں۔'')

مکروہ بمعنی حرام

اب تک جتنے آئمہ وعلماء اور بزرگوں کے اقوال اور کتابوں کے حوالے گزرے ہیں۔ ان میں بدعاتِ مذکورہ کو مکروہ کہا گیا ہے۔ اور اس مکروہ سے مراد مکروہ تحریمی ہے یعنی یہ تمام بدعاتِ شنیعہ حرام ہیں۔ کیونکہ جن امور کو بدعت کہا جا رہا ہے ان کے مکروہ ہونے کی دلیل حدیثِ رسول ﷺ ہے اور حدیث میں نہی کا صیغہ استعمال ہوا ہے جبکہ نہی کی اصل تحریم (حرام ہونا) ہوتا ہے۔

کراہت کی دو قسمیں ہیں:

{1} تنزیہی {2} تحریمی

کتبِ فقہ میں لکھا ہے:

[اَحَدُهُمَا مَا كُرِهَ تَحْرِيْماً وَهُوَ الْمَحْمَلُ عِنْدَ اِطْلَاقِهِمُ الْكَرَاهِيَةُ]

(شامی)

''یعنی ان دونوں میں سے ایک حرام کے معنوں میں ہے۔ وہ تب ہے
جب آئمہ اپنے کلام میں مطلق کراہت کا لفظ استعمال کریں۔''

فقہ حنفیہ کا قاعدہ ''البحر'' میں موجود ہے:

[اِنَّ الْمَکْرُوْہَ اِذَا اُطْلِقَ فِیْ کَلَامِھِمْ فَالْمُرَادُمِنْہُ التَّحْرِیْمُ اِلَّا اَنْ یُّنَصَّ عَلٰی کَرَاھَۃِ التَّنْزِیْہ]

''جب آئمہ کے کلام میں مطلقاً مکروہ کہا گیا ہو تو اس سے مراد حرام
ہوتا ہے، سوائے اس کے کہ تنزیہہ کی کوئی نص موجود ہو۔''

''المصفی'' کی عبارت ہے:

[لَفْظُ الْکِرَاھَۃِ عِنْدَ الْاِطْلَاقِ یُرَادُبِھَاالتَّحْرِیْمُ،قَالَ اَبُوْیُوْسُفُ: قُلْتُ لِاَ بِیْ حَنِیْفَۃَ:اِذَا قُلْتَ فِیْ شَیْئٍ اَکْرَہُ فَمَارَاْیُکَ فِیْہِ قَالَ :التَّحْرِیْمُ]

''مطلقاً کراہت کی صورت میں اس سے مراد حرام ہوگا۔امام
ابویوسفؒ کہتے ہیں: ''میں نے امام ابوحنیفہؒ سے پوچھا کہ جب کسی
چیز کے بارے میں مکروہ کا لفظ کہیں تو آپ کی اس سے کیا مراد ہوتی
ہے؟انہوں نے کہا: حرام۔''

اللہ عزوجّل ہم سب کو قرآن وسنّت پر عمل پیرا ہونے' توحید وسنّت کے کاربند رہنے اور شرک وبدعات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، کیونکہ اس مختصر وضاحت سے صاحبِ عقل وخرد بہ آسانی سمجھ سکتا ہے کہ یہ بدعات جن پر ہم سختی سے عمل کرتے چلے آرہے ہیں، یہ قرآن وحدیث' خلفاء وصحابہ رضی اللہ عنہم آئمہ اربعہ' پیر جیلانیؒ ،حنفی علماء اور کتبِ فقہ حنفی کی رو سے مکروہ وممنوع اور حرام ہیں۔اب ہماری تو بقولِ شاعر دُعاء ہے۔ع

عطا کردے انھیں یا رب بصارت بھی بصیرت بھی
مسلمان جاکے لٹتے ہیں سوادِ خانقاہی میں

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہّاب بن سلیمان التمیمیؒ

مختصر سوانحی خاکہ اور حسین نامۂ اعمال کی چند جھلکیاں

ولادت ونشأت:

ہماری اس کتاب اور دیگر متعدد کتابوں کے مصنّف عظیم مجدّد ومجاہد شیخ السلام محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان التمیمی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۱۵ھ/۱۷۰۳ء میں ایک چھوٹے سے شہر العُیینہ (جوسعودی عرب کے دارالخلافہ الریاض کے شمال میں واقع ہے) کے ایک بہت بڑے خانوادۂ علم وفضل میں پیدا ہوئے۔ والدِ گرامی شیخ عبدالوہّابؒ جلیل القدر عالم اور سلفی العقیدہ فقیہہ تھے۔ علومِ قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ اور ادبِ عربی میں ممتاز حیثیت کے مالک اور العیینہ کے قاضی تھے۔ اسی طرح ہی جدِّ امجد شیخ سلیمانؒ بھی تجرّ علمی لے لحاظ سے عیینہ کے تمام علماء پر فوقیت رکھتے تھے۔ حاکمِ وقت امیر عبداللہ بن معمر کے ہاں ان کی بڑی قدر ومنزلت تھی، اپنے وقت کے قاضی تھے۔ اور حاکم ان کے مشورہ پر فیصلہ کیا کرتا تھا۔ آپ کے فتاویٰ اور فیصلوں کی شہرت دوسرے شہروں تک بھی جانا شروع ہوگئی اور تشنگانِ علم دور دراز سے عُیینہ آنے لگے۔

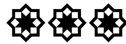
تعلیم وتربیّت

شیخ محمد بن عبدالوہّابؒ ایک متقی اور علمی خاندان کے چشم وچراغ تھے۔ لہٰذا تقویٰ وورع اور ذہانت وفطانت انھیں ورثہ میں ملی تھی۔ ابتدائی تعلیمات کے لیئے والدِ محترم کے سامنے زانوئے تلمّذ طے کیئے۔ ''ہونہار بَرواکے چکنے چکنے پات'' صرف دس سال کی عمر میں ہی قرآن پاک حفظ کرلیا۔ دَورانِ تعلیم مطالعہ میں اِنہماک اور قوّتِ حافظہ کا یہ عالَم تھا کہ بیس سال کی عمر تک صحیح بخاری ومسلم اور کتبِ سنن کی اکثر احادیث حفظ کر لی

تھیں۔تفسیر، حدیث اور عقائد کی کتابوں میں گہری دلچسپی تھی۔شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ اور ابن قیم رحمہما اللہ کی کُتب کا خصوصی اہتمام کرتے تھے۔

سفرِ حج و تعلیم:

حج بیت اللہ کا فریضہ ادا کرنے کے لیئے مکّہ مکرّ مہ روانہ ہو گئے۔وہاں سے مدینہ منورہ کا رُخ کیا اور عالمِ شہیر الشیخ عبداللہ بن ابراہیم آلِ سیف کی مصاحبت سے استفادہ کیا۔ان سے صحیح بخاری و مسلم، دونوں کی شرحیں، ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، مسند امام شافعیؒ، مؤطا امام مالکؒ، اور مسند احمدؒ میں اجازت حاصل کی اور عظیم محدِّث الشیخ محمد حیاۃ السندیؒ سے عقیدۂ صافیہ کی تعلیمات حاصل کیں۔ان کے علاوہ الشیخ علی آفندی الداغستانی، الشیخ اسماعیل العجلونی، الشیخ عبدالطیف العفالقی الاحسائی اور الشیخ محمد العفالقی الاحسائی سے مستفید ہوئے۔پھر بصرہ کی طرف روانہ ہو گئے تا کہ وہاں کے مشائخ سے بھی کسبِ فیض کر سکیں۔لہٰذا حدیث، نحو اور لغت میں الشیخ محمد المجموعی سے مستفیض ہوئے۔اسی قیام کے دوران اہم مباحث پر قلم اٹھایا اور کئی کتابیں لکھیں۔وہاں سے الزبیر، بغداد اور شام کا سفر کرتے ہوئے الاحساء پہنچے اور وہاں کے الشیخ عبداللہ بن عبداللطیف الشافعی سے کسبِ علم کے بعد نجد کے گاؤں حُریملاء چلے گئے کیونکہ آپ کے والدِ ماجد وہاں منتقل ہو چکے تھے۔



نجد و حجاز ☆ دعوت سے قبل

وہ تمام دینی، اخلاقی، معاشرتی، معاشی اور سیاسی بیماریاں بارہویں صدی میں نجد پر مسلّط ہو چکی تھیں جو بارہ سو سال قبل زمانۂ جاہلیت میں پائی جاتی تھیں اور رسولِ اکرم ﷺ مبعوث ہوئے تھے۔شرک، بدعات و خرافات اور توہّم پرستی کا دور دورہ

تھا۔قبروں، درختوں اور چٹانوں کے نام جانور ذبح کیئے جاتے، ان سے مرادیں مانگی جاتیں اور عرّاف، رَمّال، منجّم اور کاہن وجادوگر عالم الغیب بنادیئے گئے تھے۔لوگ اللہ ورسول ﷺ کی اطاعت سے دستکش ہو کر ملحدانہ و باغیانہ سرگرمیوں میں ملوّث ہو چکے تھے۔مسجدیں ویران اور مزار آباد تھے۔ان پر قیمتی زردار کپڑے اور پھولوں کی چادریں چڑھائی جاتی تھیں۔اور تُرکی استعمار کی وجہ سے انارکی اور قبائلی تعصّب شباب پر تھے۔

آغازِ دعوت

یہی وہ حالات ہیں جن میں کسی مجدّد کی ضرورت پیش آتی ہے۔ایک حدیث ہے:

((اِنَّ اللّٰـهَ يَبْعَثُ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ اَمْرَ دِيْنِهَا)) (ابوداؤد: کتاب الملاحم ا ،مستدرک حاکم)

''بلا شبہ اللہ تعالیٰ ہر صدی میں ایک ایسے شخص کو مبعوث فرماتا رہے گا جو اس اُمت کے لیئے اسکے دین میں تجدیدی امور سرانجام دے گا۔''

لہٰذا اللہ پاک نے تجدید واصلاحِ اُمت کے لیئے الشیخ محمد بن عبدالوہابؒ کو منتخب فرمایا جو شمشیرِ عزم لیئے طاغوتی طاقتوں اور ابلیسی سازشوں کے تاروپود بکھیرنے لگے۔اصلاح کے کام میں انتہائی حکمتِ عملی سے کام لیا۔کبھی لوگوں کو حُسنِ سلوک اور دلائل و براہین سے قائل کیا اور کبھی بوقتِ ضرورت طاقتِ شمشیر وسناں سے عقیدۂ صافیہ کی طرف مائل کیا۔

دعوتِ توحید کا آغاز حُریملاء سے کیا۔بدعقیدہ لوگ درپے آزار اور دشمنِ جان لیوا ہو گئے۔مگر آپ نے پورے عزم واستقامت سے ہر دشوارگزار گھاٹی کو سَر کیا اور دعوت جاری رکھی۔۱۱۵۳ھ میں والدِ محترم انتقال فرما گئے۔اور شیخ اپنے آبائی وطن العُیینہ چلے گئے۔شروع شروع میں امیر شہر عثمان بن حمد بن معمر نے بڑا ساتھ دیا لیکن پھر بعض سیاسی وجوہات کی بناء پر دشمن ہو گیا۔وہاں سے شیخؒ درعیہ (حجاز) چلے گئے۔امیرِ درعیہ امام محمد بن سعودؒ اور آلِ سعود نے دعوت قبول کی اور بھرپور تعاون بھی کیا۔لہٰذا آپ نے درعیہ کو

دعوت کا مرکز بنا لیا۔ وہیں درس وتدریس اور تصنیف وتالیف شروع کر دی۔ اِرد گرد سے طلباء حصولِ علم کے لیئے آنے لگے۔ اس طرح دعوت عام ہوگئی۔ کیونکہ جو طلبہ آتے وہ داعیانِ توحید بن کر واپس جاتے۔

شیخ محمد بن عبدالوہابؒ اور امام محمد بن سعود (۲۰) کا وفاق دعوتِ توحید کی ترویج واشاعت میں بہت مفید ثابت ہوا کیونکہ شیخ صاحبِ علم وحجّت تھے اور امیر صاحبِ علَم وطاقت۔ دعوتِ توحید کے لیئے شیخ کو امیر کے ہاں مرکز مل گیا اور شیخ کی دعوت کی برکت سے امیر کے پاؤں مضبوط سے مضبوط تر ہوگئے۔ اللہ نے اپنے دین کی خدمت ونصرت کے عوض انھیں سرزمینِ حجاز پر متمکّن کر دیا۔ اور آج بھی وہی آلِ سعود عظیم اسلامی مملکت سعودی عرب پر حکمران ہے اور خدمتِ دین میں تمام اسلامی ممالک سے دامے، درمے، قدمے، سخنے پیش پیش ہے۔

وفات:

شیخ محمد بن عبدالوہابؒ ابھی بیس سال کی عمر کو بھی نہ پہنچے تھے کہ دعوت الی اللہ کا آغاز کر دیا۔ جہاں روز بروز جان نثار ساتھی بڑھتے گئے، وہیں مخالفین میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ کئی شہروں سے ہجرت کرنی پڑی مگر فروغِ دعوت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا بلکہ اپنے نصب العین کے لیئے مسلسل محنتِ شاقہ فرماتے رہے۔ زندگی کے آخری سالوں میں جب دیکھتے کہ دعوت وتحریک کی شاخیں جزیرۂ عرب کے علاوہ مصر اور ترکی تک بڑی منظّم ہوکر کام کر رہی ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں طلبہ شریکِ درس ہیں تو خوشی سے پُھولے نہ سماتے۔ آپ وہ خوش نصیب داعی ومصلح اور مجدّد تھے، جنہوں نے اپنی شب وروز کی محنتِ شاقہ اور جُہدِ مسلسل کا خوشگوار نتیجہ اپنی زندگی میں ہی دیکھ لیا۔

---

۲۰ الریاض میں عظیم اسلامک یونیورسٹی (جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ) اُنھی کی طرف منسوب ہے۔ (ابوعدنان)

آپ ستر سال بلا توقّف مصروفِ دعوت رہے۔ شوال ۱۲۰۶ھ میں ایک مرض لاحق ہوگیا اور ذوالقعدہ ۱۲۰۶ھ کے آخری دن ۲۲/ جون ۱۷۹۲ء کو یہ آفتابِ عمل نوّے سال سے زیادہ مدّت تک اس جہانِ ناپائیدار کی وسعتوں میں روشن رہنے اور علم کی ضیاء پاشیاں کرنے کے بعد ہمیشہ کے لیئے موت کی وادیوں میں غروب ہوگیا۔

امام شوکانی کا مرثیہ اور خراجِ تحسین:

اکابر علماء نے ان کی وفات پر مرثیے کہے اور ان کے کارہائے نمایاں بیان کرکے انھیں زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔ صاحب نیل الاوطار علاّمہ شوکانیؒ نے ان کی وفات پر ایک طویل مرثیہ کہا، جس کے چند اشعار یہ ہیں۔

اَفِيْقُوْا اَفِيْقُوْا اِنَّهٗ لَيْسَ دَاعِياً ... اِلٰى دِيْنِ اٰبَاءٍ لَهٗ وَقَبَائِلٖ

دَعَا لِكِتَابِ اللّٰهِ وَالسُّنَّةِ الَّتِيْ ... اَتَانَا بِهَا طٰهٰ النَّبِيُّ خَيْرُ قَائِلٖ

لَقَدْ مَاتَ طَوْدُ الْعِلْمِ وَقُطْبُ رَحىٰ الْعَلَاءِ ... وَمَرْكِزُ اَدْوَارِ الْفُحُوْلِ الْاَفَاضِل

اِمَامُ الْهُدىٰ مَاحِي الرَّدىٰ قَامِعُ الْعِدَا ... وَمُرْوِي الصَّدىٰ مِنْ فَيْضِ عِلْمٍ وَنَائِلٖ

مُحَمَّدٌ وَالْمَجْدُ الَّذِيْ عَزَّ دَرْكُهٗ ... وَجَلَّ مَقَاماً عَنْ طَوْقِ الْمَطَاوَلٖ

لَقَدْ اَشْرَقَتْ نَجْدُ بِنُوْرِ ضِيَائِهٖ ... وَقَامَ مَقَامَاتُ الْهُدىٰ بِالدَّلَائِلٖ

''ہوش کرو اور غفلت سے بیدار ہوجاؤ، بیشک وہ اپنے باپ دادا یا کسی قبیلہ کے آئین و دین کی طرف دعوت نہ دیتا تھا۔ بلکہ اس نے کتاب اللہ اور سنت کی طرف دعوت دی جسے ہمارے سچے نبی طٰہٰ ﷺ نے ہمارا دین بنایا۔ علم کا کوہِ پرشکوہ اور رفعتوں کا مرکز وفات پاگیا۔ وہ نادرِ روزگار علماء کی محافل کا محور و مرکز تھا۔ امامِ ہدایت' ہلاکت آفرینیوں کو ختم کرنے والا، دشمنیوں اور عداوتوں کا صفایا کرنیوالا' تشنگانِ علم کو فیضانِ علم سے سیراب کرنیوالا اور اپنے مقصد کو پالینے والا تھا۔ محمد بن

عبدالوہابؒ صاحبِ عظمت اور بلند فہم و اِدراک کا مالک تھا۔ اُس کا
علمی مقام اتنا بلند تھا جسے کسی فخر کرنیوالے کا پانا مشکل ہے۔ تمام نجد اس
آفتابِ علم کی ضیاء پاشیوں سے منوّر ہو چکا ہے۔ اُس نے منازِلِ
ہدایت کو قوتِ دلائل سے سَر کیا۔

تلامذہ وتصانیف:

شیخ کے تلامذہ کی فہرست بہت طویل ہے۔ خود اُن کے اپنے پانچ بیٹے تھے جن میں سے چار بیٹے حسین، عبداللہ، علی اور ابراہیم بہت بڑے عالم و فاضل تھے اور قضاۃ کے عہدوں پر فائز رہے۔ پانچواں فرزند حسن عنفوانِ شباب میں ہی وفات پا گیا، وہ تجارت پیشہ تھا۔ آلِ شیخ میں آج تک بڑے جیّد علماء کا سلسلہ جاری ہے۔ اِس وقت بھی سعودی عرب میں افتاء، تدریس اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے ادارے اسی خاندان کے دم قدم سے مصروفِ عمل ہیں۔ سعودیہ کے سابقہ مفتیٔ اعظم الشیخ محمد بن ابراہیم بن عبداللطیف بن عبدالرحمٰن بن حسن، ابن الشیخ محمد بن عبدالوہابؒ تھے جو تمام دینی اداروں کا مرجع تھے۔ اور ان کے بھائی الشیخ عبداللطیف تمام سعودی دینی معاہد اور کالجوں کے رئیس تھے۔ اور الشیخ عبدالملک مکہ مکرمہ کی امر بالمعروف کمیٹیوں کے چیئرمین تھے جبکہ نجد اور منطقہ شرقیہ کی کمیٹی کے چیئرمین الشیخ عمر بن حسن، شیخ کے بیٹے حسین کی نسل سے تھے۔

دیگر بے شمار شاگردوں میں سے چند جلیل القدر علماء یہ تھے۔

(۱) عظیم عالم و فاضل الشیخ حمد بن ناصر بن عثمان بن معمر

(۲) زاہدِ شب زندہ دار اور بلند پایہ عالم الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ الناصری الحصیّن، جو علاقہ الوشم کے قاضی رہے۔

(۳) عالم و عامل الشیخ عبدالرحمٰن بن نامی جو العُیینہ اور الاحساء کے قاضی مقرر ہوئے۔

(۴) فاضلِ اجلّ الشیخ احمد بن راشد العرینی جو سدیر کے قاضی گزرے ہیں۔

(۵) صاحب الفضیلۃ الشیخ حسن بن عیدان جوحُر یملاء کے قاضی بنائے گئے تھے۔
(۶) بہت بڑے علاّمہ الشیخ عبدالعزیز بن سویلم جو القصیم کے قاضی تھے۔

شیخ محمد بن عبدالوہابؒ نے تحریکِ تجدید واصلاح کی شبانہ روز مصروفیات کے باوجود بہت سی کتابیں بھی تصنیف کیں جن میں سے کتاب التّوحید' کشف الشبہات، اربع القواعد (القواعد الاربعة)' ثلاثۃ الاصُول (الاصول الثلاثة) اور مختصر السیر ۃ النّبویّہ اور شروط الصلوٰۃ کسی تعارف کی محتاج نہیں۔[۲۱]

ان کے علاوہ مختصر الانصاف' مختصر الشرح الکبیر' مختصر صحیح بخاری' مختصر زادالمعاد' نصیحۃ المسلمین باحادیث خاتم المرسلین' کتاب الکبائر' مفید المستفید' آداب المشی الیٰ الصّلوٰۃ، اصول الایمان' فضائل الاسلام' مسائل الجاہلیۃ' احادیث الفتن ہیں اور استنباط من القرآن' دوجلدوں پر مشتمل ہے۔ مزید برآں آپ کے بہت سے رسائل' فتاویٰ اور مکتوبات بھی ہیں جن میں سے اکثر کا موضوع ومرکز عقیدۂ توحید ہے۔ اور چند سال قبل جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ الریاض نے انکی تصانیف کا مجموعہ ا ضخیم جلدوں میں شائع کر کے تقسیم کیا تھا۔

عقیدہ:

شیخ محمد بن عبدالوہابؒ سلفی عقیدہ پر کاربند تھے جس پر رسول اللہ ﷺ کی مہرِ نبوت' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مہرِ تصدیق اور تابعین عظام رحمہم اللہ کی مہرِ عمل ورضا ثبت ہے۔ آپ کا وہی عقیدہ تھا جو آئمہ کرام ابوحنیفہؒ، مالکؒ، شافعیؒ احمدؒ، سفیان ثوری، ابن عُیینہؒ، ابن المبارکؒ، بخاریؒ، مسلمؒ، ابوداؤدؒ، ابن خذیمہؒ، ابن تیمیہؒ، ابن قیم اور ذہبی علیہم الرحمۃ کا تھا۔

---

[۲۱] زیرنظر کتاب ''کشف الشبہات'' کا اردو ترجمہ ہے جبکہ راقم الحروف ''الاصول الثلاثۃ'' اور ''شروط الصلوٰۃ'' کا ترجمہ بھی کر چکا ہے اور وہ بھی چھپ چکی ہیں۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ (ابوعدنان)

اعتراضات والزامات:

مگر وہ لوگ جنہیں شیخ کے ساتھ بلا وجہ کا بَیر ہے، اُن کا نام سنتے ہی بِدک جاتے ہیں اور انکی تحریکِ تجدید واصلاحِ امت کو ''وہّابیّت'' کے نام سے بطورِ گالی استعمال کرتے ہیں۔انھوں نے شیخ کے عقیدہ کے متعلق بہت سی بے پر کی اُڑائی ہوئی ہیں۔اُن ہوائیوں کا بالاستیعاب احاطہ کرنے اور جواب دینے کی اس مختصر رسالہ میں گنجائش نہیں۔''مشتے نمونہ ازخروارے'' چنداعتراضات والزامات اوران کا خود شیخ کی اپنی تحریر کی روشنی میں جواب پیشِ خدمت ہے تا کہ آپ اندازہ لگا سکیں کہ ترکی وانگریزی استعمار،اشرافِ مکّہ اور ہندوستان کے جاہل پیروں اورقبر پرستوں نے جس شیخ الاسلام کو بدنام کرنے اوران کے تصوّر کو بڑا مہیب اور بھیانک بنا کر پیش کرنے کی شبانہ روزسعیِ نامشکور کی ، فی الحقیقت وہ کیا ہیں؟

انکے خلاف مشہور کیا گیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے دشمن تھے،آپ پر درود بھیجنے کو جائز نہیں سمجھتے تھے،اپنے رفقاء ومصاحبین کے علاوہ سب کو کافر سمجھتے تھے،اورانہوں نے دلائل الخیرات کو جلانے کا حکم دیا تھا، وغیرہ۔

جواب:

شیخ احمد بن یحیٰی کی طرف ایک تحریر میں خود شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہّابؒ لکھتے ہیں۔

[تَفَكَّرْ فِي الْاَمْرِ الْاَوَّلِ وَهُوَ قَوْلِيْ لَا تُطِيْعُوْنِيْ وَلَاتُطِيْعُوْااِلَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا يُنْجِيْكَ اِلَّا اِتِّبَاعُ الرَّسُوْلِ وَالدُّنْيَا زَائِلَةٌ]

''پہلے میری اس بات پرغور کرو کہ تم میری فرمان برداری نہ کرو بلکہ صرف رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرواور یقین رکھو کہ نجاتِ اُخروی صرف اتّباعِ رسول اللہ ﷺ میں ہے اور یہ دنیا ناپائیدار ہے،ختم ہونے والی ہے۔''

موصوف نے شیخ فاضل آل فرید کی طرف لکھا ہے:

''میرے مخالفین سے کہہ دو کہ تم لوگوں پر نبی کریم ﷺ کی وصیّت کے مطابق زندگی گزارنا فرض ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کی اتبّاع کو اہمیت دیتے ہوئے بڑی حیرت واستعجاب سے کہتے ہیں:

[كَيْفَ يَكُوْنُ الْمُسْلِمُ مُسْلِماً وَهُوَيُبْغِضُ رَسُوْلَ الْإِسْلَامِ الَّذِىْ جَاءَ نَابِالْهُدىٰ وَدِيْنِ الْحَقّ]

''رسول اللہ ﷺ جو ہدایت اور دین حق لائے ان کے ساتھ دشمنی رکھنے والا شخص مسلمان کس طرح ہوسکتا ہے؟''

السدیری البغدادی کو جوابی خط میں لکھا:

[اَمَّا مَاذَكَرْتُمْ اَنِّىْ اُكَفِّرُ جَمِيْعَ النَّاسِ اِلَّامَنِ اتَّبَعَنِىْ وَاَزْعَمُ اَنَّ اَنْكِحَتَهُمْ غَيْرَ صَحِيْحَةٌ وَيَاعَجَباً كَيْفَ يَدْخُلُ هَذَا فِىْ عَقْلِ عَاقِلٍ]

''آپ کا یہ کہنا کہ میں اپنے پیروکاروں کے سوا سب کو کافر قرار دیتا اور اُن کے نکاح کو غیر صحیح سمجھتا ہوں، یہ کس قدر تعجّب انگیز چیز ہے۔ کسی عقلمند آدمی کے دماغ میں یہ باتیں کیسے آسکتی ہیں؟''

اور اسی خط میں رقم طراز ہیں:

''دلائل الخیرات کے متعلق میں نے اپنے برادران کو مخلصانہ مشورہ دیا ہے کہ اگر ان کے دلوں میں دلائل الخیرات پڑھنے کی عظمت تلاوتِ قرآن سے زیادہ ہے تو یہ کتابُ اللہ کی توہین ہے۔ لہٰذا اس سے باز رہیں لیکن اُن لوگوں کا یہ کہنا کہ میں نے دلائل الخیرات کے جلانے کا حکم دیا ہے اور نبی ﷺ پر درود بھیجنے سے منع کیا ہے' یہ بالکل غلط بہتان ہے اور میرا دامن ان الزامات کی آلودگی سے پاک ہے۔''

علماء کا خراجِ تحسین:

شیخ پر الزامات عائد کرنے والوں میں اہلِ علم ونظر شاذ ونادر ہی ہیں، صرف تنگ نظر وکم فہم افراد کا گروہ اس '' کارِ خیر'' میں پیش پیش رہا ہے، ورنہ بڑے بڑے علاّمہ فہّامہ تو ان کے متعلّق بڑی اچھی آراء کا اظہار کر چکے ہیں، جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

(۱)علاّمۂ عراق الشیخ محمود شکری الآلوسی:

[اِنَّہٗ کَانَ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْآمِرِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھِیْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَکَانَ یُعَلِّمُ النَّاسَ الصَّلوٰۃَ وَاَحْکَامَھَا وَسَائِرَ اَحْکَامَ الدِّیْنِ وَاَوَّلَ مَادَعَا اِلَیْہِ کَلِمَۃَ التَّوْحِیْدِ وَسَائِرَ الْعِبَادَاتِ الَّتِیْ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِلّٰہِ]

'' وہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والے علماء میں سے تھے۔ لوگوں کو نماز، اُس کے احکام اور تمام احکامِ دین سکھلاتے تھے، اور سب سے پہلے توحید کی طرف دعوت دی۔ پھر اُن تمام عبادات کی طرف توجّہ دلائی جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کے لیئے رَوا و زیبا نہیں۔'' **(تاریخ نجد)**

(۲)الامیر شکیب ارسلان:

[لَا اَظُنُّہٗ اَوْرَدَ ذَئِمَّۃَ شَیْئاً غَیْرَ مَا اَوْرَدَہٗ ابْنُ تَیْمِیَّۃَ]

'' میرے خیال میں انھوں نے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے نظریات کے علاوہ کوئی چیز بیان نہیں کی۔'' **(حاضر العالم الاسلامی، تاریخ نجد الحدیث)**

(۳)الشیخ محمد حامد الفقی الازہری رئیس '' انصار السنّہ مصر:

[اِنَّمَا کَانَ عِلْمُہٗ وَجِھَادُہٗ لِاِحْیَاءِ الْعَمَلِ بِالدِّیْنِ الصَّحِیْحِ وَاِرْجَاعِ النَّاسِ اِلیٰ مَاقَرَّرَہٗ الْقُرْآنُ فِیْ تَوْحِیْدِ الْاِلٰھِیَّۃِ وَالْعِبَادَۃِ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ]

''آپ کی جدو جہد دینِ حقّہ پر عمل کے اِحیاء اور لوگوں کو قرآن کی مقرر کردہ توحیدِ الوہیّت اور خالص عبادتِ الٰہی کی طرف لوٹانے کے لیئے ہی تھی۔'' (اثر الدعوۃ الوہّابیۃ)

(۴) علاّمہ محمد رشید رضا، مصر:

[لَقَدْ كَانَ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابَ النَّجْدِيُّ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْعُدُوْلِ الْمُجَدِّدِيْنَ، قَامَ يَدْعُوْ اِلىٰ تَجْرِيْدِ التَّوْحِيْدِ وَاِخْلَاصِ الْعِبَادَةِ وَتَرْكِ الْبِدَع] **(المنار، تعارف کتاب "صيانة الايمان")**

''شیخ محمد بن عبدالوہاب ثقہ مجدّدِ دینِ امت میں سے تھے۔ وہ اخلاصِ توحید، اخلاصِ عبادت اور ترکِ بدعات کی دعوت دیتے تھے۔''

(۵) ڈاکٹر طٰہٰ حسین، مصر:

[إِنَّ هٰذَا الْمَذْهَبَ الْجَدِيْدَ قَدِيْمٌ مَعْنىً، وَالْوَاقِعُ اَنَّهٗ جَدِيْدٌ بِالنِّسْبَةِ اِلىٰ الْمُعَاصِرِيْنَ ولٰكِنَّهٗ قَدِيْمٌ فِيْ حَقِيْقَةِ الْاَمْرِ، لِاَنَّهٗ لَيْسَ اِلَّا الدَّعْوَةِ الْقَوِيَّةِ اِلىٰ الْاِسْلَامِ الْخَالِصِ النَّقِيِّ الْمُطَهَّرِ مِنْ شَوَائِبِ الشِّرْكِ وَالْوَثْنِيَّةِ] **(محمد بن عبدالوهاب للعطّار)**

''بلاشبہ یہ مذہب (وہّابیت) بظاہر جدید اور معنوی طور پر قدیم ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہ معاصرین کی نسبت سے جدید ہے، لیکن دراصل یہ بہت ہی قدیم ہے کیونکہ یہ شرک کے شائبوں اور بت پرستی سے پاک صاف اور خالص اسلام کی طرف ایک قوّی دعوت ہے۔''

(٦) علامۂ شام محمد کرد علی:

[وَمَا ابْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ اِلَّا دَاعِيَةٌ، هَدَاهُمْ مِنَ الضَّلَالِ وَسَاقَهُمْ اِلىٰ الدِّيْنِ] (القديم والحديث)

''محمد بن عبد الوہاب ایک داعی تھے۔ انھوں نے لوگوں کو گمراہی کی دلدل سے نکالا اور دین کی راہ پر چلایا۔''

(٧) علامہ زرکلی:

[كَانَتْ دَعْوَتُه' الشُّعْلَةُ الْاُوْلىٰ لِلْيَقْظَةِ الْحَدِيْثَةِ فِى الْعَالَمِ الْاِسْلَامِيِّ كُلِّهٖ تَاَثَّرَ بِهَا رِجَالُ الْاِصْلَاحِ فِى الْهِنْدِ وَمِصْرَ وَالْعِرَاقِ وَالشَّامِ وَ غَيْرِهَا فَظَهَرَ الْاٰلُوْسِىُّ الْكَبِيْرُ فِىْ بَغْدَادَ وَ جَمَالُ الدِّيْنِ الْاَفْغَانِىُّ بِاَفْغَانِسْتَانَ وَمُحَمَّدُ عَبْدُه' بِمِصْرَ وَجَمَالُ الدِّيْنِ الْقَاسِمِىُّ بِالشَامِ وَخَيْرُالدِّيْنِ التَّيُوْنَسِىُّ بِتَيُوْنَسَ وَصِدِّيْقُ حَسَنْ خَانُ فِىْ بُهُوپَال]

(الاعلام جلد٧)

''آپ کی دعوت پورے عالَمِ اسلام کی موجودہ بیداری کا وہ پہلا شعلہ تھی جس سے ہندوستان' مصر' عراق اور شام وغیرہ کے اصلاحی کارکن متاثر ہوئے اور بغداد میں عظیم مصلح آلوسی' افغانستان میں جمال الدین افغانی' مصر میں محمد عبدہ، شام میں جمال الدین قاسمی ، تیونس میں خیرالدین تیونسی اور ریاستِ بھوپال (ہند) میں نواب صدیق حسن خان جیسے مصلحین کا ظہور ہوا۔''

(٨) مفتیٔ اعظم مصر امام عبدہٗ بروایت حافظ وہبہ:

[اِنَّه' سَمِعَ الْاُسْتَاذَ الْاِمَامَ مُحَمَّدَ عَبْدُه' مُفْتِى مِصْرَيُثْنِىْ فِىْ دُرُوْسِهٖ بِالْاَزْهَرِعَلٰى الشَّيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْوَهَّابِ وَيُلَقِّبُه' بِالْمُصْلِحِ

الْاَعْظَم]   (جزیرۃ العرب)

''ہم نے اپنے استاد امام محمد عبدہٗ مفتیٔ مصر سے سُنا، وہ جامعہ ازہر میں تدریس کے دَوران شیخ محمد بن عبدالوہاب ؒ کی بڑی تعریف کیا کرتے اور انھیں ''مصلحِ اعظم'' کا لقب دیتے تھے۔''

(۹)علاّمہ طنطاوی:

[فَقُدِّرَ لَهٗ اَنْ یَّکُوْنَ اَحَدُالَّذِیْنَ اَخْبَرَالرَّسُوْلُ اَنَّهُمْ یَبْعَثُوْنَ لِیُجَدِّدُوْا لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ اَمْرَدِیْنِهِمْ بَلْ لَقَدْ کَانَ اَحَقُّ بِهٰذَاالْوَصْفِ مِنْ کُلِّ مَنْ وُصِفَ بِهٖ فِیْ تَارِیْخِنَا]   (محمد بن عبدالوهاب للطنطاوی)

''اُن لوگوں میں ہونا آپ کا مقدّر رتھا جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ وہ اِس اُمت کے دینی امور کی تجدید کے لیۓ مبعوث ہونگے۔ بلکہ وہ ہماری تاریخ میں مذکور مجدّدین میں سے اس لقب کے سب سے زیادہ مستحق تھے۔''

(۱۰)مؤرخ محمّد بن قاسم:

[کَانَ الْوَهَّابِیُّوْنَ فِیْ عَقِیْدَتِهِمْ وَمَذْهَبِهِمْ عَلٰی طَرِیْقِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالْاَسَاسِ الْاَصْلِیِّ لِمَذْهَبِهِمْ هُوَ تَوْحِیْدُ اللّٰهِ]

(تاریخ اوربا)

''وہّابی اپنے عقیدہ اور مذہب کے اعتبار سے اہل سنّت والجماعت کے طریقہ پر تھے۔اور ان کے مذہب کی اساس و بنیاد توحیدِ الٰہی ہے۔''

تِلْکَ عَشَرَةٌ کَامِلَةٌ

اغیار کی نظر میں:

شیخ محمد بن عبدالوہّاب اور ''وہّابیت'' کو صرف اپنوں کا خراجِ تحسین ہی حاصل نہیں ہوا بلکہ یہ مُصلح اور اس کی تحریک کے تمام کارکنان اغیار کی نظر میں بھی موحّد مسلمان کہلانے کے بجا طور پر مستحق اور حق بجانب ہیں۔ان کے بارے میں بیشمار انگریز مصنّفین و موٴرّخین اپنی آراءِ استحسان کا اظہار کر چکے ہیں مثلاً:

ا۔امریکی مفکّر، سٹوڈرڈ:۔

''وہ داعی (محمد بن عبدالوہّاب) مسلمانوں کو اصلاحِ نفس پر آمادہ کرتا تھا اور اسلامی عزتِ گزشتہ اور عظمتِ رفتہ کے اعادہ کیلئے لوگوں کو تحریک دیتا تھا۔'' **(عالمِ اسلام کا حال)**

۲۔بروکلمین:

''وہ اپنی دعوت میں کوئی نئی (یا انوکھی) چیز نہیں کہتا تھا، بلکہ وہ رسول (ﷺ) کے تابع تھا۔'' **(تاریخِ امتِ اسلامیہ)**

۳۔مستشرق سیڈیو:

''وہ قائد جس اصلاحی دعوت کو لے کر اُٹھا، اس کا مطمحِ نظر اور ٹارگٹ رسول (ﷺ) کی خالص شریعت کو اس کے عہدِ سابق کی طرف لوٹانے کے سوا کچھ نہ تھا۔'' **(عمومی تاریخ عرب)**

۴۔فرانسیسی مفکّر، برنارڈ لوس:

''محمد بن عبدالوہّاب نے ان تمام امور سے بچنے کی منادی کی جو عقیدہ وعبادات میں اضافہ کیئے گئے ہیں۔اور شرعی اعتبار سے خرافات و بدعات اور صحیح اسلام میں نو وارد ہیں۔'' **(عرب۔تاریخ کی روشنی میں)**

۵۔نمساوی یعنی آسٹرین مستشرق گولڈسیہر (زیہر):

''حوادثِ اسلامیہ کا محاکمہ کرنے والے پر واجب ہے کہ وہ وہّابیوں کو نبی (ﷺ) اور صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے دینِ اسلام کے انصار سمجھے، اور ''وہّابیّت'' کی غرض وغایت اصل اسلام کے اعادہ کے سوا کچھ نہیں۔'' **(عقیدہ وشریعت)**

٦۔انگریز مستشرق چپ:

''وہّابیّت'' وحدۃ الوجود جیسے توحید کے منافی نظریات اور دیگر گمراہ کُن فتنوں کا تانابانا بکھیرنے کے لیئے سرگرمِ عمل رہی۔'' **(محمدیت)**

۷۔یونانی مورّخ ڈاکٹر ڈاکبرٹ:

''شیخ کی رائے میں فوز وفلاح، دینِ حق اور سنّتِ طیّبہ کی اتّباع میں ہے۔'' **(شاہ عبدالعزیز)**

۸۔معروف لبنانی مورّخ، پروفیسر فلپ ہٹی:

''محمد بن عبدالوہابؒ نے جب دیکھا کہ مروّجہ اسلام علم ونظر کی رو سے قرآن کے بیان کردہ دین سے مختلف ہے تو انھوں نے اس کی تنقیح وتطہیر کا عہد کیا۔''

(تاریخ عرب)

۹۔دائرہ معارف برطانیہ (انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا):

''وہّابیّت اسلامی تطہیر کی تحریک کا نام ہے اور وہابی، رسول (ﷺ) کی اتّباع اور تعلیماتِ نبوی (ﷺ) کے ماسواء سے گریز کرتے ہیں۔ وہّابیّت کے دشمن دراصل اسلام کے دشمن ہیں۔''

۱۰۔ مستشرقین کے ایک گروہ نے مل کر ایک کتاب ''اسلام مغرب کی نظر میں'' ترتیب دی ہے جس میں پروفیسر ویلفر ڈ لکھتا ہے:

''محمد بن عبدالوہّاب سب سے پہلے یہ کہا کرتا تھا کہ آپ پر شریعتِ اسلامیہ کے مطابق زندگی گزارنا واجب ہے۔''

وَالْفَضْلُ لِمَنْ شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَآء'

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى عَبْدِهٖ وَرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ.

ابوحسّان محمد منیر قمر نواب الدین
ترجمان سپریم کورٹ، الخبر
وداعیہ متعاون، مراکزِ دعوت وارشاد، الخبر،
الظہران، الدمام (سعودی عرب)



فہرستِ مطبوعاتِ توحید پبلیکیشنز

کتاب نمبر	عنوان	مصنف/مترجم
1	بدعات اوران کا تعارف	تالیف/علاّمہ سعید بن عزیز یوسف زئی
2	نمازِ پنجگانہ کی رکعتیں مع نمازِ وتر و تہجد و جمعہ	تالیف/ابوعدنان محمد منیر قمر
3	مختصر مسائل واحکامِ رمضان، روزہ اور زکوٰۃ	تالیف/ابوعدنان محمد منیر قمر
4	مختصر مسائل واحکامِ طہارت ونماز	تالیف/علاّمہ محمد صالح العثیمینؒ ترجمہ/ابوعدنان محمد منیر قمر
5	زیارتِ مدینہ منوّرہ۔احکام وآداب	تالیف/علاّمہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ ترجمہ/ابوعدنان محمد منیر قمر
6	ٹوپی وپگڑی سے یا ننگے سے نماز	تالیف/ابوعدنان محمد منیر قمر
7	جشنِ عیدِ میلاد النبی ﷺ؛ یومِ وفات پر!	تالیف/ابوعدنان محمد منیر قمر
8	دنیوی مصائب ومشکلات؛ حقیقت، اسباب، ثمرات	تالیف/: محترمہ شوانہ عبدالعزیز ترجمہ/شاہد ستار تقدیم وتہذیب واضافہ/ابوعدنان محمد منیر قمر
9	مختصر مسائل واحکامِ حج وعمرہ اور قربانی وعیدین	تالیف/ابوعدنان محمد منیر قمر

انٹرنیٹ (Internet) پر دینی اور دنیوی معلومات (یعنی حالاتِ حاضرہ) پر نظر ڈالنی ہو تو اِس ویب سائیٹ (Web site) کا مشاہدہ کریں: http://www.ahya.org

زیرِ طبع کتابوں کی فہرست

ہمارے پاس اِس وقت ذیل میں درج کتابوں کے کمپوز شدہ مسودے تیار ہیں۔ اگر آپ اِن کتابوں میں سے کسی بھی کتاب کو" **توحید پبلیکیشنز** "بنگلور کی طرف سے شائع کروانا چاہتے ہیں تو ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ ہمیں اِی میل (Email) کر سکتے ہیں۔ اِن شآءاللہ تعالیٰ ہم کوشش کرینگے کہ یہ کتابیں آپ کی خدمت میں پیش کر سکیں۔

نمبر شمار	عنوان	مصنف / مترجم
1	تعویذ گنڈوں اور جنّات و جادو کا علاج (جو آپ خود بھی کر سکتے ہیں)	تالیف / ابوعدنان محمد منیر قمر
2	نمازِ تراویح؛ فضائل و برکات، تعدادِ رکعات، ازالۂ شبہات	تالیف / ابوعدنان محمد منیر قمر
3	رکوع میں آکر ملنے والے کی رکعت؟ اور رکوع سے سجدہ جانے کی کیفیّت (جانبین کے دلائل کا جائزہ)	تالیف / ابوعدنان محمد منیر قمر
4	محبتِ رسول ﷺ حقیقت تقاضے اور غلطیوں کی اصلاح	حاصل مطالعہ از قلم/ ابوکلیم مقصود الحسن فیضی
5	۰ ۰ اور سگریٹ چھوٹ گئی مع تمباکو نوشی کی تباہ کاریاں	تالیف / احمد سالم بادویلان وانسداد تمباکو نوشی کمیٹی (مدینہ) ترجمہ / ابوعدنان محمد منیر قمر
6	قبولیّتِ عمل کی شرائط	تالیف / ابوعدنان محمد منیر قمر